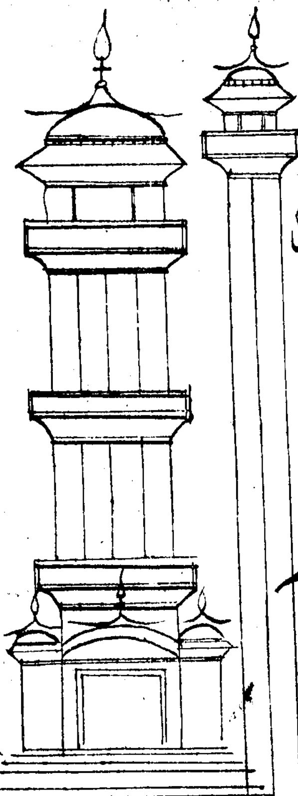


رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینہ کی

۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰

تاریخ کو قادیان دارالامان سے شایع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہ ادر قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے صہ

۲۔ خواص و معاونین سے عـہ

۳۔ ہندوستان سے باہر سے ۱ے

۴۔ غیر مذاہب والوں سے ۱۲ ے

۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲ ے

نوٹ

عـہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

نمبر ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۸ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۲۶ھ | جلد ۱۲

انجمن احمدیہ مونگھیر اور صوبہ بہار کے احمدیوں کا فرض

کیا ہمارے بہاری احمدی بھائیوں کو معلوم ہے کہ آج کل احمدی دنیا میں کیا ہو رہا ہے دارالامان کی صدر انجمن احمدیہ کس مہم کی تیاری میں ہے۔ پنجاب کے احمدی بہرورکس طرح بڑھ بڑھ کر اپنی دلاوری دکھا رہے ہیں۔ وہ کونسا گھر ہے جسکو بنانا مقصود ہے اور ہر ایک احمدی کو اس کا مزدور ہونا ضروری ہے؟ وہ کونسے بڑے بڑے معمار اسکی تیاری میں سرگرم ہیں؟ اگر آپ لوگوں نے نہیں جانا اور نہ سمجھا تو افسوس ہے۔ اور اگر اس کی مزدوری نہ کمائی تو حسرت۔ یہ مکان تعلیم الاسلام کی بلڈنگ ہے (خدا اسکو مکمل کرے) اس میں احمدیوں کے ہونہار بچے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زیر سایہ تعلیم پا دینگے اس میں ان کو اسلامی آداب اسلامی اخلاق اسلامی ہمدردی کا سبق پڑھایا جائیگا۔ اسلامی قواعد و ریٹ سکھائی جاوگی۔ کسر صلیب کے شاندار آبدار حربوں سے انکو آراستہ پیراستہ کیا جائیگا۔ صلیب کی کاٹ چھانٹ کی روحانی مشق کرائی جائیگی۔ اور ایک دن ایسا ہوگا کہ اسی تعلیم الاسلام کے تعلیم یافتہ بچے یورپ کی کمیوں میں ہیر پیچ کرتے نظر آوینگے (کاشکہ میں بھی اپنی بچپن میں ہوتا) کیسی مبارک ہے پنجاب کی زمین اور کیا اچھا ہے ہمارے پنجابی احمدیوں کا نصیبہ جو کسی نادر اور مفید موقعہ کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے اور ہر ایک سعادت کے حاصل کرنے کو آگے ہی دوڑتے ہیں۔

اے بہار کی زمین کیا تو بالکل مردہ ہو گئی ہے کیا مدینۃ المسیح والمہدی کی مسیحا نفس اور روح پرور ہواؤں کے جھونکوں نے شفا رحمت کے اُبلتے بادلوں کو ادہر اُڑا کر نہیں لایا اور نور کا مینہ تجھپر نہ برسایا؟ برسایا! اور ضرور برسایا نور کے قطرے موتی بن بن کر ضرور گرے لیکن اے شور زمین تو نے سنبل و ریحان نہ اُگائے مولانا حسن علی رحمۃ اللہ علیہ جیسا قوم کا فدائی بنگال و بہار کا پہلا احمدی تائید حق کے ساتھ آیا۔ لیکن تو نے اس کی تحریک کی تائید نہ کی صدر انجمن احمدیہ کے شایع کردہ قوائد کے مطابق مقام مونگھیر میں ایک انجمن احمدیہ صوبہ بہار قایم کی گئی ہر جگہ اشتہار و خطوط بھیجے گئے لیکن سوائے مونگھیر و بعض اطراف مونگھیر و بھاگلپور کے بعض احبابوں کے کسی نے لبیک نہ کہا۔ قوم کے مسلم بزرگ علمی دنیا کے نامور عالم جناب مولانا مولوی ابو المجد محمد عبد الماجد صاحب نے اسکی میر مجلسی قبول فرمائی۔ لیکن خفتہ بختوں کو اسکی خبر نہیں۔ کیا صوبہ بہار و نیز بنگال کے لئے یہ باعث شرم نہیں کہ ملک کے اس قدر وسیع رقبہ میں دس بیس انجمن احمدیہ بھی نہیں صرف ایک انجمن احمدیہ ہو اور اس کی حالت بھی قابل حسرت ہو اور معدودے چند اس کے ممبر ہوں جلسہ کی ضرورتوں پر آئے دن ارٹیکلین نکل رہی ہیں معلن اعلان کر رہا ہے مگر ہم ہیں کہ سوتے ہیں۔ قادیان سے مبارک وفد کے نکلنے پر ہر جگہ خوشیاں منائی جاتی ہیں عقیدتمندانہ جوش و ارادت ہے اس شعر کے ساتھ خیر مقدم ہو رہا ہے۔

بے حجابانہ در آ بر در کاشانہ ما
کہ کسے نیست بجز درد تو در خانہ ما

لیکن بہار کی قسمت میں یہ خوش نصیبی کہاں اولوالعزمی کے

خانہ کا نام یا سطر میں اسکا نام ہی نظر نہیں آتا ۔

آخر اس بے توجہی کی کیا وجہ ہے پیارے احمدیو۔ جبکہ آپ احمدی ہیں جبکہ آپنے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے جبکہ آپ نے دین اور دین کی ہمدردی کے لئے اپنے جان اپنے مال اور اپنی عزیز سے عزیز چیزوں کو وقف کرنیکا وعدہ کیا ہے جبکہ آپ کا امام آپ مین موجود ہے اور اسی کے اشارے سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ تو کیا آپ پر فرض نہیں کہ سلسلہ کی ضرورتوں کی طرف توجہ کریں۔ صدر انجمن احمدیہ کے ہر ایک اعلان پر کان لگائیں حضرت اقدس کے ہر فرمان پر قربان جائیں اور تن دہن من سے حاضر ہو جائیں۔ اُٹھو یار ہمت و استقلال سے کام لو خدا تمہاری مدد کریگا۔ سلسلہ کی ضرورتوں کو اپنی ضروریہ کی طرح سمجھو۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم غریب ہیں۔ ہم سے کچھہ نہیں ہو سکتا۔ آخر دنیا کے سب دہندے کرتے ہی ہو۔ کہانا پینا سونا اُٹھنا بیٹھنا اور زندگی کے لئے سانس لینا انسان ضروریات مین سے ہے کیا ہی کوئی انسان غریب نادار کیوں نہ ہو کسی نہ کسی طرح ان ضرورتوں کو کم و بیش ضرور پورا کرتا ہے۔ کاش کہ ان ضرورتوں کی طرح ہم سلسلہ کی ضرورتوں کو بھی ضروری سمجھیں نہ کہائیں جب تک سلسلہ کو نہ کہلائیں نہ پئیں جبتک سلسلہ کو سیراب نہ دیکھلیں نہ سانس لین جس مین کہ سلسلہ کی ہواخواہی نہ ہو۔ کیونکہ اس سے اپنی ہی زندگی ہے اپنی سیرابی ہے اور اپنے ہی روح کی پرورش ہے۔ سلسلہ تو اپنی ضرورتوں کو پورا کرکے رہیگا۔ پر حسرت ہے میری ذات پر اگر ہم نے ایسے وقت مین ایسے موقعہ پر ایسی مصلحت پر توجہ نہ کیا۔

آجکل قوم مین عمارت فنڈ کا چندہ در پیش ہے ہر جگہ کی انجمن دریادلی کے ساتھہ چندے دے رہی ہے اور لنگر خانہ کا یکمشت چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔ مجھکو امید ہے کہ ہمارے احمدی بھائی مونگیر بھاگلپور پورنیہ ۔ مظفرپور پٹنہ ۔ گیا ۔ آرہ ۔ کلکتہ ۔ وغیرہ کے ضلعون مین جہان کہین ہو اس مبارک موقعہ کو ہاتھہ سے جانے نہ دینگے اور حسب لیاقت و استطاعت اپنے فراخدلی کے ساتھہ عمارت فنڈ اور لنگر خانہ کا یکمشت چندہ محاسب انجمن احمدیہ مونگیر جناب ماسٹر محبوب علی صاحب کے نام روانہ فرمادین گے اور جن احباب نے ہنوز اس انجمن کی ممبری نہیں قبول کی ہے ساتھہ ہی اس کے اپنے نام نامی معہ تعداد ماہانہ چندہ سے خاکسار کو مطلع فرمادین۔ ہمنے اپنے موجودہ ممبرون کے نام خاص خاص خطوط روانہ کئے ہین اور اپنے معززین ممبرون سے خصوصاً جناب مولوی نصیر الدین احمد صاحب ایم۔ اے ڈپٹی کلکٹر مولوی اختر علی صاحب پولیس انسپکٹر مولوی سید وزارت حسین صاحب سرکل انسپکٹر منشی سعید الحسن صاحب مختار مولوی سید ارادت حسن صاحب زمیندار و نیز احباب سورجگڈہ سے امید کیجاتی ہے کہ سلسلہ کی اس اہم ضرورت پر سلسلہ کی ہمدردی کا بہتر ثبوت دین گے۔ اخویم جناب مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے سب ڈپٹی کلکٹر آج کل قادیان مین تشریف رکھتے ہین آپ نے بذریعہ خط خاکسار کو مطلع فرمایا ہے کہ مین اپنا چندہ یہین داخل کرونگا اور آپ افسوس ظاہر کرتے ہین کہ ہماری انجمن نے ہنوز کچھہ بھی نہ کیا۔

یاایہاالذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ۔

خاکسار

علی احمد (سکریٹری انجمن احمدیہ مونگیر)

انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات مین جو ۱۷ سے ۱۹ اپریل ۱۹۰۸ئہ تک رہینگی منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ بہی خواہان و ہمدردان انجمن کی خدمت مین بالعموم اور ممبران انجمن کی خدمت مین بالخصوص نہایت ادب سے التماس ہے کہ وہ اس قومی جلسہ مین شامل ہو کر اراکین انجمن کو مرہون منت فرماوین۔ اس کے علاوہ معاملات موجودہ بھی اس امر کے سخت متقاضی ہین کہ برادران اسلام کثرت سے شریک جلسہ ہون۔ اور حالات اصلی سے واقفیت حاصل کرکے اس نیک اور مفید کام کے قایم اور جاری رہنے کا مکمل بندوبست کرین حکام نارتھہ ویسٹرن ریلوے اور اودہ اور رہیلکھنڈ ریلوے نے درجہ سویم اور درمیانہ درجہ کے لئے کرایہ مین حسب دستور رعایت دیدی ہے۔ مسافت کے لئے وہی پچاس میل کی شرط رکھی گئی ہے۔

شریک جلسہ ہونے والے صاحبان سے گذارش ہے کہ محصول کے لئے صرف آدہ آنہ کا ٹکٹ بہیجکر سرٹیفکٹ دفتر انجمن سے منگوالین۔ ایک سرٹیفکٹ صرف ایک شخص استعمال کرسکے گا۔

خاکسار شمس الدین جنرل سکریٹری

سکول کا ایک کمرہ

انجمن احمدیہ انبالہ و شملہ نے متفق ہو کر بنوانیکا پختہ ارادہ کرلیا ہے

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

مجھے پیشتر چنداں خیال نہین تہا۔ کہ چندہ کے متعلق انجمن کی کارروائی کو اخبار مین شایع کیا جائے۔ مگر آخر ثابت ہوا ہے۔ کہ اس سے بھی ایک قسم کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات عمدہ نتایج نکلتے ہین۔ چندہ سکول کے متعلق میری چٹھی اخبار الحکم مین شایع ہونے پر مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب جنرل شیکہ دار کمسریٹ انبالہ نے جو وہان کی انجمن کے محاسب ہین ۔ مجھے خط لکھا کہ شملہ اور انبالہ کی انجمنوں کا موعودہ چندہ ۱۰۸۵ روپے ہے اگر اس مین ایک سو پندرہ روپیہ کا اضافہ ہوجائے تو ہردو انجمنوں کی طرف سے سکول کا ایک کمرہ تیار ہوسکتا ہے۔ پس اگر شملہ کی جماعت پسند کرے تو اس تجویز کو انبالہ کی انجمن کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور اگر یہ تجویز منظور ہوجائے تو دیگر انجمن کے لئے باعث تحریک ہوگی اور دوئم ثواب دوامی قایم رہیگا۔

مجھے یہ تجویز نہایت پسندیدہ معلوم ہوئی چنانچہ مین نے بعض ممبرون کی رائے سے گذشتہ اتوار کے جلسہ مین اس سوال کو انجمن کے سامنے پیش کردیا۔

سو الحمد للہ کہ سب نے متفق ہو کر اس تجویز پر صاد کیا۔ اور بعض صاحب توفیق احباب نے فراخدلی سے رقم موعودہ پر اضافہ کردیا۔ اس وقت کل رقم موعودہ صماعہ روپیہ تک پہنچ گئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے ۔

برکت علی صاحب	ماسہ	بابو ولی محمد صاحب	عہ
مولوی خدابخش صاحب	للعہ	بابو عبد الرحمن صاحب	للعہ
مولوی عمر الدین صاحب	سہ	منشی شمس الدین صاحب	عہ
بابو امیر الدین صاحب	سہ	شیخ ولی اللہ صاحب	سہ
صوفی کرم الٰہی صاحب	عہ	منشی نبی بخش صاحب	عہ
شیخ الہ دین صاحب	عہ	ملک غلام محمد صاحب	عہ
شیخ کلن صاحب	عہ	ماسٹر سلطان خان صاحب	لعہ
چودہری نذیر حسین صاحب	عہ	ماسٹر نور محمد صاحب	لعہ

میزان کل صماعہ

علاوہ ازین چار یا پانچ ممبر ابھی باہر ہین۔ اس لئے امید ہے کہ چھ سو روپیہ ہوجائیگا۔ بہرحال ہم کوشش کرین گے اور انشاء اللہ چھ سو کی رقم پوری ہوجاویگی۔ اگر انبالہ کی انجمن نے تجویز مذکورہ منظور کرلیا تو ہردو انجمن کی طرف سے سکول کا ایک کمرہ تیار ہو سکتا ہے جس کا تخمینہ صدر انجمن احمدیہ نے ایک ہزار دو سو روپیہ لگایا ہے۔ امید ہے کہ انبالہ کی جماعت بھی اس تجویز کو منظور کریگی۔ کیونکہ ان کو حصہ مساوی شراکت مین صرف طاعہ روپیہ کی کمی ہے۔ جو اگر ممبر نسبتاً رقم موعودہ میں تھوڑا تھوڑا اضافہ کردیں تو پوری ہوسکتی ہے۔ براہ مہربانی اس چٹھی کو اپنے اخبار میں شایع کردیں تاکہ اگر دوسری انجمنیں اس تجویز کو پسند فرمائیں تو اس سے فائدہ اٹھاسکیں۔

افسوس ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کیطرف سے جو خط چندہ سکول کے متعلق موصول ہوا اسمیں لنگر خانہ کے سوال کا ذکر نہیں تہا۔ اور ہمیں سکول کا چندہ کرنیکے بعد معلوم ہوا کہ اس تحریک میں لنگر خانہ کو

کہ ایک جگہ جمعہ کے دن ایک مولوی صاحب خطبہ جمعہ مین فرماتے تھے کہ دس آدمی ہین جو کبھی کسی صورت مین بھی نہین بخشے جاوین گے۔ منجملہ ان دس آدمیون کے ایک ولد الحرام کے متعلق بھی یہی فتویٰ تھا۔ خدا کی قدرت اس وقت اس موقعہ پر ایک شخص اس قسم کا بھی موجود تھا یہ سن کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کی کہ مولانا مین اس قسم کی پیدایش کا انسان ہون۔ اور آپ نے اس قسم کی پیدایش کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے کہ کبھی مغفرت نہ ہوگی۔

اب میری عرض یہ ہے کہ کوئی سبیل میری نجات کے لئے ممکن بھی ہے یا کہ نہین۔ مولوی صاحب نے کچھ سوچنے کے بعد جواب دیا کہ نہین۔ کوئی صورت بھی نہین۔

میرا چشم دید واقعہ ہے کہ وہ شخص اسی وقت مسجد سے اٹھ کر سیدھا عیسائیون کے پاس گیا اور بیان کیا کہ مین اسلام کو سچا جانتا ہون اور ہر طرح سے میرا ایمان اور اعتقاد ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔

مگر چونکہ میرے جیسے انسان کی نجات اصول اسلام کے رو سے کسی صورت مین ممکن ہی نہین لہذا اب مین عیسائی ہو کر اس ذریعہ سے نجات حاصل کیا چاہتا ہون۔ مگر اس کی خوش قسمتی سے کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے کہ وہ عیسائی ہونے سے بچ گیا۔

غرض انسان جب خوف مین بھی حد سے ترقی کر جاتا ہے تو ارتداد تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ہر کام کی ایک حد مقرر ہے۔ حد سے تجاوز ہرگز مفید نہین ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ مضر ہی ہوا کرتا ہے۔ افراط اور تفریط ہمیشہ نقصان رسان ہوا کرتی ہے۔

پس خوف اور امید جب انسان مین حد اعتدال پر پیدا ہو جاوین تو یہی ہین۔ جو انسان کو بدی سے نفرت اور نیکی کی رغبت دلاتے ہین۔ چنانچہ اللہ تعالٰے نے قرآن شریف مین بعض مقامات پر اپنی رحمت اور مغفرت کے اسماء اور صفات بیان فرما کر انسان مین امید پیدا کرائی ہے۔ اور بعض مقامات مین اپنا شدید البطش اور منتقم ہونا بیان کر کے خوف بھی پیدا کرایا ہے۔

ان آیات مین بھی انسان کو گناہ اور منشاء الٰہی کے برخلاف اعمال کرنے سے ڈرایا ہے۔ اور مناسبت موقع کے لحاظ سے اپنے صفات کا تذکرہ کیا ہے۔ فرمایا کہ ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہ نفسہ۔ یعنی ہم انسانی نفس کے وسوسون کو بھی جانتے ہین۔ وسوسہ سے باریک تر کوئی بھی بدی نہین ہے حتی کہ انسانی اعضا مثل کان ہاتھ وغیرہ بھی انسان کے دل کے وسوسون سے بے خبر ہوتے ہین۔ عزیز سے عزیز دوست۔ یا اعلیٰ سے اعلیٰ جبروت اور سطوت والا حاکم یا بادشاہ پہلو بہ پہلو بیٹھا ہو۔ وہ بھی انسانی دل کے وسوسون سے آگاہ نہین ہو سکتے مگر خدا فرماتا ہے کہ ہم انسانی دل کے کسی گوشے مین بھی اگر کوئی بدی کا خیال پیدا ہوتا ہے تو ہم اسے خوب جانتے ہین۔ انسانی فطرت مین رکھا ہے کہ بدی کو ہمیشہ چھپایا کرتا ہے پس جب اس کو یہ یقین ہوگا کہ خدا میرے دل کی ہر ہر حالت اور سکون و حرکت سے بھی آگاہ ہے تو پھر کیون بدی کرے گا۔ حکام ظاہری کے سامنے تو انسان باوجود جرم کرنے کے بھی عذر کر سکتا ہے اور بعض اوقات عدم ثبوت مین بریت بھی ہو جاتی ہے مگر خدا سے کیا عذر کر سکتا ہے پس فرمایا کہ بدی کے خیال کو بھی دل مین جگہ مت دو۔ چہ جائیکہ بدی اور جرم کا ارتکاب کرو۔

پس خدا کے علیم ہونے پر ایمان لانے والا ہرگز ہرگز گناہ کی آگ نہین کھا سکتا۔

پھر فرمایا کہ ہم نے انسانی اعمال کے لئے دو نگران بھی مقرر کر دیئے ہین۔ اللہ تعالٰے کی ذات بے نیاز ہے اس بات سے کہ اسکو کسی انسان کے اعمال کے واسطے کسی شہادت کی ضرورت اور احتیاج ہو وہ علیم بذات الصدور ہے۔ وہ انسانی دل کے وسوسون سے بھی خوب واقف ہے مگر یہ دو نگران حال اور کاتب اعمال جو لگائے ہین ان مین صرف غرض یہ ہے کہ انسان پر اتمام حجت ہو جاوے اور کسی قسم کا عذر اور بہانہ نہ کر سکے

پھر فرمایا کہ جاءت سکرۃ الموت بالحق دوسرا بڑا ذریعہ انسان کو خوف دلانے کا یہی ہے انسانی زندگی کا انجام اور انتہا بتا دیا ہے۔ یہ ایک ایسی حالت ہوتی ہے کہ عموماً ہر فرد بشر نے کبھی نہ کبھی دیکھی ہوتی ہے۔ وہ کیسی بے بسی اور بے کسی کا نظارہ ہوتا ہے عزیز سے عزیز رشتہ دار۔ مان باپ۔ بہن۔ بھائی۔ بیوی بچے۔ یار۔ دوست۔ خادم۔ مال و دولت غرض کوئی اس وقت اس کی اس مصیبت کا بٹانے والا نہین ہوتا۔ سب حسرت اور یاس کی نظر سے دیکھتے ہی رہ جاتے ہین۔ مال و دولت جاہ و حشمت سب یہین دھرا رہ جاتا ہے۔ نہ کوئی ساتھ جاتا ہے۔ اور نہ ہی اس وقت کوئی اس سفر سے روک کر بچا سکتا ہے۔ غرض پوری یاس و حسرت اور بے بسی و بے کسی کا سمان اور نظارہ ہوتا ہے۔ ذرا غور کر کے انسان اگر اس حالت کو اپنی آنکھون کے سامنے لائے تو پھر دیکھے کہ اس کا دل کیسا نرم اور دنیوی لذات سے متنفر اور خدا کی طرف پانی کی طرح بہ نکلنے والا ہو جاتا ہے۔ غرض اس نقشہ کو خدا نے پیش کیا ہے کہ تا انسان اس مین غور کرے اور بدیون سے کنارہ کش ہو جاوے۔

ساری بدیون کی جڑ صرف غفلت ہے۔ نیکی پر روکنے اور بدی کی جرأت دلانے والی اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہین۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنا محاسبہ کیا کرے اور خدا کے علیم ہونے پر یقین رکھے اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ نہین معلوم کہ کس وقت سفر کا حکم آ جاوے گا پس اپنا حساب صاف رکھنا چاہیئے۔ صوفیا کا قول ہے کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ اس سے مراد یہ ہے کہ شریعت مین ہر وقت کے مناسب حال بعض عبادات مقرر ہین۔ ان سے غفلت اور لاپرواہی ہی بدی کا گھر ہے۔ اور گناہ کی جڑ۔ انسان کو لازم ہے کہ ہر وقت دعا مین لگا رہے۔ اور غفلت سے بچتا رہے۔ اور ہر وقت کے مناسب حال اوامر و نواہی پر کاربند رہے +

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان امرتسر سرکل مین

یہ بالکل پہلا موقعہ ہے۔ کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلبا سرکل ٹورنمنٹ کے لئے امرتسر گئے تھے۔ ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ مین چونکہ ہمارے مدرسہ کے طلبا نے فٹ بال میچ جیتا تھا۔ لہذا امرتسر سرکل مین ان کو صرف فٹ بال میچ ہی مین شامل ہونا تھا۔ امرتسر سرکل مین امرتسر خاص۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ اور کانگڑہ کے اضلاع شامل تھے۔ فٹ بال میچ کے لئے صرف تین پارٹیان یعنی خالصہ کالجیئٹ سکول امرتسر۔ گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ اور مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان شامل تھے۔ اول میچ خالصہ کالجیئٹ سکول امرتسر اور گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ کے درمیان ہوا۔ اور خالصہ کالجیئٹ سکول جیتا۔ فائنل میچ کامیاب ٹیم اور مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے درمیان ۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء ۴½ بجے شام کو شروع ہوا۔ اور خدا کے فضل سے میدان مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان فٹ بال ٹیم کے ہاتھ مین رہا۔ اور اس طرح سے امرتسر سرکل مین فٹ بال چیمپین سکول مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ہی رہا۔ ہم جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت مین نہایت خوشی سے اس کامیابی کے واسطے مبارکباد عرض کرتے ہین۔ اس کامیابی مین علاوہ ایک شیلڈ کے جو مدرسہ تعلیم الاسلام کو آئندہ ... عطا کی گئی ہے ٹیم کے لڑکون کو عمدہ طلہ دار پگڑیان لنگیان بطور انعام عطا کی گئی ہین۔ ہم آئندہ ... مین انشاءاللہ اس میچ کی مفصل رپورٹ شایع کرین گے۔

کربلا معلیٰ کو ایک خط

ہمارے محترم دوست میر مہدی حسین صاحب مہتمم کتبخانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے ایک شیعہ استاد نے کربلا سے خط لکھا ہے جس میں وہ توجہ دلاتے ہیں کہ اس جگہ آنا چاہیئے۔ میر صاحب نے جو اُن کو جواب لکھا وہ فائدہ عام کے لئے شایع کیا جاتا ہے۔ شیعہ اصحاب غور سے پڑہیں۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

استغفر اللہ۔ استغفر اللہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وبہ نستعین ونخر علیٰ بابہ مستغفرین ولرحمتہ راجین رب فارحم من السماء وکن معنا فی کل حال وفی کل حین۔ آمین

امابعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مخدوم استادی کا شفقت سے بھرا ہوا مکتوب ۸ صفر المظفر کو بمقام قادیان دارالامان (امن فتن ھذا الاوان) ملا۔ اس سے پہلے ۲۴ محرم الحرام کو بمقام سیالکوٹ جو یہ عاجز ضروری کام کے لئے گیا تھا جناب کا زیارت مقامات متبرک آیات کے لئے جانا مسموع ہوا تھا نیز یہ بھی سنا تھا کہ بہت بھاری سفر اختیار فرمایا ہے۔ شاید واپسی کی بھی نوبت آئے یا نہیں۔ بجز دعا کے اور عاجز دور افتادہ کیا کر سکتا تھا۔ مگر اب مسرت نامہ نے نصف ملاقات کی خوشخبری دی۔ خدا کرے جناب کو بخیریت پہنچے اور صحت بدن اور قلب سلیم کی حالت میں نظر سے گذرے۔ جواب لکھنا اگرچہ موجب تصدیعہ ذات سامی ہے مگر نہ لکھنا بھی داخل عیب ہے لہذا جو کچھ لکھتا ہوں محض اللہ تعالےٰ کے لئے لکھونگا اور قال اللہ اور قال الرسول سے باہر نجاؤنگا۔ چونکہ جناب عظمت انتساب نے یہاں تشریف لائے نہ بالاستیفا حالات سے مطلع ہوئے اس وجہ سے بے ساختہ آپ کے قلم سے نکلگیا۔ کہ تم نے دربار محمد صلعم اور آئمہ اطہار کو چھوڑ دیا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ

ما مسلمانیم از فضل خدا + مصطفےٰ مارا امام و پیشوا + اندرین دین آمدہ از مادریم + ہم برین از دار دنیا بگذریم + آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست + بادۂ عرفان ما از جام اوست + آن رسولے کش محمد ہست نام + دامن پاکش بدست ما مدام + ہست او خیر الرسل خیر الانام + ہر نبوت را بروشد اختتام + مہر او با شیر شد اندر بدن + جان شد و با جان بدر خواہد شدن + معجزات انبیائے سابقین + آنچہ در قرآن بیانش بالیقین + بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست + ہر کہ انکارے کند از اشقیاست + آنچہ مارا وحی وایمائے بود + آن نہ از خود از ہمان جائے بود + ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست + زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست + | سلہٗ امام علیہ السلام را |

اس ناکارہ نالایق کو زیارات کے بارہ میں جو غور کیطرف توجہ دلائی ہے اس کے متعلق گذارش ہے کہ اپنی طرف سے انسان کسی کام کو پسندیدہ قرار دیدیتا ہے لیکن اگر خدا کے زیر حکم اُس کو نہیں کرتا تو اس کا حال کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں تک وثوق کے لایق ہے یعنی کتاب اللہ کا حکم یعنی مُہر کلام الٰہی اگر کسی امر کے کرنے کے لئے اس کے پاس موجود نہیں تو وہ کام اپنی رضا سے ہے نہ کہ خدا کی۔ قال اللہ تعالےٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین قال الرسول۔ انی تارکٌ فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی لن تمسک بہما نجی۔ آیت مذکورہ بالا قرآن شریف میں موجود ہے اور حدیث مسطورہ شیعوں میں ساری و سائر ہے آیت مدوحہ صادقین کی معیت فرض کرتی ہے نہ کہ مقابر صادقین کی زیارت یا دعا یا اعتکاف پس اگر وہاں کا سفر اختیار کروں تو کس حکم خدا کے لئے کروں آیت سیروا فی الارض کا جو حوالہ جناب نے دیا ہے یہ نہیں سوچا کہ یہ حکم کن لوگوں کو ملا اور مخاطب کون ہیں۔ یہاں تو وہ زیر خطاب عتاب ہیں جو انبیاء مرسلین کے نشانات صداقت دیکھکر بھی تکذیب سے باز نہیں آتے تھے ان کو حکم ہے کہ مکذبین کے حالات جاکر دیکھو۔ سو میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ کبھی کسی رسول یا مامور من اللہ کا منکر مجھے خدا کرے بلکہ صادقین کی معیت چاہتا ہوں اور ضروری ہے کہ صادقین کا وجود بھی ہوتا تعمیل حکم میں مجبوری پیش نہ آوے اس کے بعد تعجب و تاسف سے بھرے دل کے ساتھ حدیث مندرجہ بالا کو غور سے پڑہتا ہوں اس میں سب سے مقدم تمسک کے قابل کتاب اللہ کو لکھا ہے اور یہ زایرین اور عاکفین نجف اشرف و کربلائے معلی کو مسلم ہے لیکن آنجناب نے سارے کرنامہ میں بجز سیروا فی الارض کے زیارات کے بارہ میں تمسک بکتاب اللہ سے کہیں فخر حاصل نہیں کیا شاید اسکو بیاض عثمان کے رتبہ سے زیادہ مرتبہ حاصل نہیں ہوگا (معاذ اللہ) اور اصل قرآن شریف تو امام صاحب الزمان کے جیب خاص میں ہوگا جس کے چالیس پارہ ہیں اور وہ غایب بحکم خدا ہیں۔ پھر کس طرح یہ فخر حاصل ہو؟ لیکن فیکم الثقلین کا لفظ کتاب اللہ اور عترت کو موجود فی الخارج کہ رہا ہے اور یہ دونو جدا بھی نہیں ہو سکتے جیسے لا یمسہ الا المطہرون سے بھی واضح ہے۔ یہاں مطہرون کا لفظ آیمہ کو موجود مع الکتاب بتلا رہا ہے غرض بحث سے نہیں صرف توجہ دلانا مد نظر ہے اور عرض اسقدر کہ اگر وہاں زیارات کو آنا ہی مقصد زیست قرار دیا جاوے تو کس آیت کے ماتحت یہ متبرک کام کیا جاوے ما انت بمسمع من فی القبور تو رسول کریم کو کہا گیا ہے تا بدیگران چہ رسد۔ دیگر حج کو نہ جانے اور وہاں کے لوگوں کو راہ راست پر نہ لانیکا الزام حضرت مرزا صاحب پر قایم فرمایا ہے اس کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ حکم حج کے ساتھ شرط من استطاع بھی لگی ہوئی ہے اور استطاعت صرف روپیہ کی ہی نہیں اتنی استطاعت بھی ضروری ہے کہ شریروں سے اپنی جان بچا سکے لا تلقوا بایدیکم کا بھی خلاف نہ ہو۔ تو جبکہ جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طایف جانے پر پتھراؤ کیا گیا اسی طرح امرتسر میں حضور پر احکام الٰہی پہنچانے کے وقت پتھر برسائے گئے اور انتظام پولیس کی بھی پرواہ نہ کی تو مکہ معظمہ کے راستہ میں جہاں پولیس وغیرہ حفظ امن کا بندوبست ہی نہیں کس طرح جا سکتے ہیں اگر کہو ذرا امامت سے جا دیں تو واضح ہو کہ جب یہ حکم خدا تعالےٰ کی طرف سے پہنچیگا اور خدا کو منظور ہوگا* تو پھر کوئی دیر نہ ہوگی آنحضرت صلعم نے بھی اخیر عمر میں حج کیا تھا اور کس قدر مصیبتوں سے وہ میسر ہوا ایسا ہی یہاں بھی ہو سکتا ہے۔ صرف حکم کی دیر ہے۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ اور راہ راست پر لانا خدا کا فعل ہے نہ کسی نبی یا امام کا۔ افضل الرسل کو حکم ہے۔ انک لا تہدی من احببت یہاں تو سراسر اتباع نبوی ہو رہا ہے نہ کوئی خود روی۔ باقی امور جم غفیر اور گروہ کثیر اسجگہ کا جو ذکر فرمایا ہے مختصر اعرض ہے کہ کیا ہردوار اور گنگا جمنا کے اشنان اور گورو کل کے میلہ جات پر اور کانگڑہ اور نینا دیوی وغیرہ مکانات متبرکہ پر جم غفیر نہیں ہوا کرتا؟ میں نے یہ نظیر اس لئے لکھی ہے کہ اگر وہ لوگ انبوہ خلایق کو بطور دلیل صداقت کے پیش کریں تو ہمارے پاس سوائے اسکے کیا جواب ہے کہ قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث یہاں کثرت کے ساتھ خبیث کا لفظ ذکر کیا ہے اور جہاں آخر عباد کا ذکر ہے وہاں قلیل کا لفظ فرمایا ہے۔ ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ میں اگر افواج کا لفظ کثرت پر دلالت کرتا ہے۔ تو الناس کا لفظ عوام الناس کیطرف توجہ دلا رہا ہے جو سابقون اولون سے کم درجہ پر ہوتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہاں معاذ اللہ خبیث لوگ ہی جمع رہتے ہیں۔ نیک نہیں ہوتے مجھے لفظ کثرت کیطرف توجہ دلانا مقصود تھا۔ پھر نیت کا حال اللہ تعالےٰ کو علوم ہے اور معیت صادقین اسیوجہ سے فرض ہے کہ تا فساد سے امن رہے اور صادق انسان کے ساتھ مفسد لوگ ہرگز نہیں رہ سکتے وہ گندہ پان کی طرح الگ کر دئے جاتے ہیں۔ آپ نظر امعان میری معروضہ پر مبذول فرما دیں تفاسیر آئمہ و دیگر معتبر کتابوں کا حوالہ دیکر جو لکھا ہے کہ کیا وہ غلط ہیں۔ اس کے جواب میں آپ کو تصدیعہ ہونچیگا۔

*حاشیہ: [illegible]

فرما رہا ہے۔ اگر کسی دوسرے خدا کا حکم ہو تو خوف ہو سکتا ہے کہ وہ ناراض نہ ہو جب کہ وہی خدا ہے اور وہی اپنا تازہ کلام نازل فرما رہا ہے۔ تو کیا ممکن نہیں۔ کہ وہ جب چاہے حضرت مسیح موعود کو اپنے حکم متعلق حج سے سرفراز فرماوے جیسا کہ ... گئے تھے۔ بلکہ مجبوراً روکے گئے تھے وہی مجبوری اس جگہ بھی درپیش ہے۔ منہ

ورنہ جواب تو خود ذہن میں آسکتا ہے آئمہ اور معتبرین کے اقوال کا مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے کسی صورت میں بڑھ نہیں سکتا۔ وہ کلام اللہ نہیں ہیں تو جبکہ احادیث رسول الثقلین صدہا وضعی پائی جاتی ہیں اقوال آئمہ وضعی بنانے خصوصًا معتقدین کے رو برو کیا بعید ہیں افسوس آپ شیطان کا وجود مانتے ہیں شیاطین الانس والجن کے کارناموں سے بے خبر ہیں۔ صرف قرآن شریف کی نسبت محافظت کا وعدہ الٰہی ہے باقی سب کتب ظنی طور پر صحیح سمجھی جاسکتی ہیں۔ ورنہ یقین کا مرتبہ بھی کوئی نہیں رکھتیں توریت انجیل کی نسبت وعدہ محافظت نہ تھا اس واسطے ان میں تحریف راہ پاگئی مگر آیۃ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہر وقت قرآن کریم کو کمی بیشی تحریف تبدیل سے بچانے کے واسطے وقت نزول سے آج تک بلکہ ابد تک مسلح کھڑی ہے۔ وانا لمسنا السماء فوجدناھا ملئت حرسا شدیدا کو غور سے پڑھیں کیا ایسی کتاب میں کوئی چالیس کی جگہ تیس پارہ کرسکتا ہے؟ کیا خدا کی کوئی بھی عزت ایسے لوگوں کے دلوں میں نہیں؟ ایسا کمزور خدا ہو گیا؟ معاذ اللہ۔ مروان نے آل عمران کو آل مروان لکھدیا تو اسکو عہدہ کتابت وحی سے معزول کیا گیا۔ حالانکہ نبی کریم امی تھے اور صرف سورۃ کے نام کی تبدیلی پہ پکڑا گیا۔ مگر دس پارہ کم کرنیوالا کبھی مواخذہ میں نہ آیا (جائے غور) یہ صرف مخلوق کی طرف توجہ اور خدا سے غفلت کا پھل ہے ورنہ قرآن کریم ازل سے ابد تک لاتبدیل کتاب لاریب فیہ ہے لو کنتم تعقلون یہی ترکہ رسول ہے نہ کہ فدک۔ فھل انتم منتھون

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے +
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے +

افسوس آنجناب کو مقامات سامرہ وغیرہ سے محبت ہوئی مگر قرآن کریم سے یہ الفت پیدا نہ کی ورنہ ضرور تھا کہ ہر نعو کے وقت تمسک بکتاب اللہ فرماتے۔ نیاز مندی ہر چند گذارشیں کیں کہ ایک مرتبہ یہاں آکر دیکھ جاویں کہ کیا حال ہے مگر آپ کی خوش اعتقادی اور طرف لے گئی۔ اب دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت سے اپنے حضور کھڑا کرکے ہر ایک جنبش اور لغزش کو معاف فرماوے حضرت مولانا نور الدین صاحب سلمہ ربہ کی خدمت میں جناب کا خط پیش کیا تو نہایت شفقت سے فرمایا ان کو متانت سے جواب لکھ دو۔ شاید فائدہ پونہچے۔ اب ناچیز بے تمیز کچھ حال اپنے رہنے کا مقام قادیان پر عرض کرتا ہے۔ سات سال کے عرصہ سے اس جگہ مقیم ہوں۔ میرا کوئی عزیز قریبی رشتہ دار بجز ذات پروردگار یہاں موجود نہیں سب لوگ اپنے رشتہ داروں کو ساتھ لائے مگر میرے ساتھ کوئی بجز منکوحہ بیوی کے نہ آیا مجھ کو کوئی نہ جانتا تھا۔ کہ یہ کون شخص ہے۔ نہ زر پاس نہ کوئی ہنر نہ سخت یا در جنگلوں میں اکیلا بیٹھ کر دعائیں کرتا رہا کہ اے ارحم الراحمین میں صرف تیرے لئے اس مقام باکرام پر بود و باش کرنا چاہتا ہوں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پر تیری مجھ کو سخت ضرورت ہے تو میرے ساتھ ہو۔ تو ہی میرا حال سن تو لطف کی نظر فرما ذلت سے بچا رب انی سکنت مع اھلی وذریتی فی بقعۃ غیر ملک عند مسجدک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقنا من الطیبات لعلنا نشکرک ونحمدک امین

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ تک دریائے بیاس پر جو اس جگہ سے بیس کوس کے فاصلہ پر ہے مقیم رہا اور دعا میں لگا رہا۔ آخر قادیان آنے پر دوپہر کے وقت میں نے چارپائی پر پڑے ہوئے دیکھا کہ ایک آہنی ہاتھ نے جس کی کلائی نہایت نازک تھی مجھ کو پشت کی جانب سے آکر بازو سے پکڑ لیا میں نے پکڑ دیکھا تو ہاتھ غائب ہو گیا مجھ کو اسقدر خوشی ہوئی کہ غم بھول گیا اور یقین ہو گیا۔ کہ اب خدائے قدیر دستگیری ضرور فرمائیگا سو اس وقت سے اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ایسی دستگیری فرمائی ہے کہ اس کی نظیر پہلی زیست میں نہیں ملتی میں چاہتا تھا کہ حضرت امام علیہ السلام کے زیر تربیت کام کروں سو وہ مجھ کو بفضل خدا میسر ہے۔ آزادی سے کام کرتا ہوں اور کسی کا خدا نے محتاج مجھ کو نہیں کیا۔ وہ پروردگار دعاؤں کا سننے والا اور جواب دینے والا اس جگہ آکر دیکھا گیا۔ پہلی زندگی نہایت ناپاک زندگی تھی جو اس معبود سے غفلت کی حالت میں بسر ہوئی مگر یہاں ربانیوں کی صحبت میں اس قدر پتہ تو لگا۔ کہ میں قصور بہت کرتا ہوں اور گناہ سے بہت سا حصہ میرے وجود کا شیطان کا شکار ہو چکا ہے۔ دعا میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس زمین کو جو شیطان کے قبضہ میں رہن ہے واگذار کرا دے جیسے وہ معبود اور حاجات بر لاتا ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے امید کہ یہ حاجت بھی پوری کریگا۔ امام علیہ السلام کی صداقت کے نشانات جس قدر میں نے اس جگہ دیکھے وہ لاتعداد ہیں اور ذرہ ذرہ میرا اُنکا گواہ ہے وہ موہوم امور نہیں ہیں۔ نہ صرف خوش اعتقاد لوگ ہی اون کے گواہ ہیں۔ بلکہ دوست اور دشمن ہزاروں دیکھتے ہیں اور شہادت دیتے ہیں جن میں ہندو بھی شامل ہیں۔ وہ گوہر یقین سے دامن انکو بھر دیتے ہیں اور کوئی مہینہ خالی نہیں جاتا کہ کوئی پیشگوئی جو پہلے سے شایع ہو چکی تھی پوری ہو جاتی ہے جس سے آیت فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کی صداقت ظاہر ہوتی ہے بحضرت امام بالکل اتباع نبی کریم میں محو ہیں ہر بات میں تمسک کتاب اللہ یا قول و فعل رسول اللہ سے کرتے ہیں کیا ہی رتبہ اس نبی کا ہے جس کا غلام ایسا شخص ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے +
جسکا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے +

اب ایک نظم پر جو امام الزمان کی ہے اکتفا کرتا ہوں آگے جواب آپکے خط کا ہے

والسلام رقیمہ کمترین مہدی حسین احمدی از مقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بوقت شب ۱۲ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۶ ہجری المقدس

خطبہ جمعہ

۱۳ مارچ ۱۹۰۸ء از حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین۔ وعلی الہ واصحابہ وخلفائہ الراشدین المھدیین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ آخر آیت ذلک ما کنت منہ تحید +

خداوند تعالیٰ ہمیشہ انسان کو عجیب عجیب رنگوں سے اپنی ذات سے کبھی خوف اور کبھی امید دلاتا ہے۔ انسان کا ایمان اور سعادت کی بنا صرف اسی پاک اعتقاد پر مبنی اور منحصر ہے کہ اس میں خوف اور امید دونوں چلے ہوں۔ الایمان بین الخوف والرجاء اگر انسان میں حد مقررہ سے امید بڑھ جاوے تو بھی حبط ایمان کا خوف اور عذاب لازم۔ اور اگر انسان کو اللہ تعالیٰ کا خوف حد مقررہ سے زیادہ ہو جاوے تو بھی سلب ایمان کا اندیشہ اور سزا ضروری ہے مثلاً اگر انسان میں امید بڑھ جاوے تو بعض اوقات انسان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا بخشنے والا ہے اور وہ رحیم ہے اس کی رحمت اس کے غضب سے سبقت رکھتی ہے۔ تو اس طرح سے انسان بعض اوقات ارتکاب جرائم کے لئے بے باک ہو جاتا ہے علی ہذا اگر انسان میں خوف بھی حد مقررہ سے بڑھ جاوے تو بھی انسان خدا کی مغفرت اور رحم سے نا امید ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے چنانچہ میرا ایک چشم دید واقعہ ہے۔

شامل کرنا اشد ضروری ہے۔ چونکہ ہم سکول کا چندہ کرچکے ہیں اور ابھی عرصہ سے کچھ تہائی وعدے کر چکے ہیں۔ اس لئے سردست اور چندے کی تحریک نہیں کرسکتے۔ تاہم ہم نے ارادہ کیا ہے کہ جون تک سکول کا چندہ وصول ہونے کے ساتھ ہی لنگر خانہ کا سوال اٹھایا جائیگا۔ اور انشاء اللہ لنگر خانہ کے چندے میں شریک ہونیکا ثواب بھی حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے ارادوں میں کامیابی کرے۔ والسلام

خاکسار

برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ ۱۳؍ مارچ ۱۹۰۸ء

ڈیپوٹیشن کا دوسرا دورہ۔

وفد کا دوسرا دورہ جیسا کہ پہلے اطلاع دی جاچکی ہے لائل پور کے لئے تھا۔ مگر وہاں کے مخلص اور پرجوش احباب نے قبل از وقت پانسو کی رقم اکٹھی کر کے لاہور میں جناب کمال الدین صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیدی اور صاحب موصوف نے سفر کے اخراجات کے خیال سے دورہ کو ملتوی کر دیا۔ جماعت لائل پور خاص شکریہ کے قابل ہے۔ کہ انہوں نے خود ہی اس اہم ضرورت کو محسوس کر کے وہ کام کر دیا جسکے لئے وفد نے جانا تھا۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ امید ہے کہ عنقریب یہ روپیہ قادیان پہنچ جاویگا۔ کیونکہ سب رقم نقد جمع ہوگئی ہے۔ اور یہی امید ہے جیسا کہ منشی نور الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور نے زبانی اطلاع دی ہے۔ کہ قریب دوسو روپیہ کے اور بھی اکٹھا ہو جاویگا۔ اسکے بعد ۱۳؍ تاریخ کو بعد از نماز مغرب ڈیپوٹیشن بمقام گجرانوالہ پہنچا۔ اور اسی رات کو وہاں سے روانہ ہو کر صبح ۴ بجے جہلم۔ ۱۵؍ کی صبح کو مردان۔ اور ۱۶؍ کو قریب ۱۱ بجے پیشاور اور جہاں سے ۱۷؍ مارچ کو بوقت دس بجے رات واپس ہو کر ۱۸؍ کو بارہ بجے لاہور پہنچ گئے۔ کل وصولی یا وعدہ متعلق چندہ تعمیر مدرسہ اس دورہ میں حسب ذیل ہوا۔ (نوٹ۔ افسوس ہے کہ راولپنڈی کا مقام ایک ضرورت کی وجہ سے رہ گیا۔ کیونکہ ڈیپوٹیشن کو ایک دن پہلے واپس ہونا پڑا۔)

نام جماعت	تعمیر مدرسہ	وصول	وعدہ قابل وصول	میزان
جماعت مردان	،،	۱۱۰-۴-۰	۲۰۲-۸-۰	۳۱۲-۱۲-۰
،، پیشاور	،،	۲۷۲-۰-۰	۴۰۱-۰-۰	۶۷۳-۰-۰
،، گجرانوالہ	،،	۲۱۱-۰-۰	۴۲۹-۱۲-۰	۶۴۰-۱۲-۰
،، جہلم	،،	۱۰۴-۸-۰	۱۰۴-۸-۰	۲۰۹-۰-۰
کل میزان		۶۹۷-۱۲-۰	۱۱۳۷-۱۲-۰	۱۸۳۵-۸-۰

اس میزان میں لائل پور کا چندہ قریباً سات سو روپے جمع کر کے یہ میزان اڑھائی ہزار روپیہ سے اوپر ہو جاتی ہے۔ علاوہ تعمیر مدرسہ کے قریب ساڑھے تین سو روپے چندہ لنگر خانہ مختلف جگہ سے ہوا جس میں بعض جگہ ماہوار چندے کی رقم بھی شامل تھی قادیان ماہانہ لاہور ... گجرانوالہ ... جہلم للعہ۔ مردان لہ للعہ پیشاور کہ للعہ۔ اور جہلم اور مردان میں قریب معہ کے چندہ اشاعت اسلام کے وعدہ بھی ہوا۔ اس طرح یہ کل رقم قریب تین ہزار کے پہنچ جاتی ہے۔ خدا کے فضل سے یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

اس جگہ خصوصیت سے میں بعض امور کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ شہروں میں جماعت کی تعداد بمقابلہ دیہات کے بہت قلیل ہے اور اس لئے تجویز پیش کردہ اسوقت تک جو احباب ڈیپوٹیشن میں شریک ہوئے ہیں۔ ان کا اس غرض کے لئے کہ دیہات میں دورہ کریں نکلنا قریباً محال ہے۔ کیونکہ اس کے لئے ایک بڑا لمبا عرصہ چاہیئے پس یہ ذمہ داری ضلعوں کی انجمنوں پر آپڑتی ہے۔ اور نہایت ضروری ہے کہ ان انجمنوں کے ارکان اس طرف توجہ کریں۔ مگر ساتھ ہی اسجگہ میں خوشی سے اس بات کا اظہار بھی کرتا ہوں۔ کہ بہت سے مقامات میں مخلص احباب اس ضرورت کو محسوس کرچکے ہیں اور اس فکر میں لگے ہوئے ہیں چنانچہ سب سے پہلے گجرانوالہ میں منشی احمد دین صاحب نے اس ضرورت کو محسوس کر کے مفصلات کے احمدی احباب تک پہنچ اور اسکو اس تحریک میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے اور انہوں نے امید دلائی ہے کہ فصل کے موقع پر کوشش کر کے وہ انشاء اللہ ایک ہزار روپیہ یا اس سے زیادہ جمع کرسکینگے مردان اور پشاور کے مفصلات میں جماعت بہت کم ہے اور ان دونوں جماعتوں نے ممبران مفصلات کو اس تحریک میں شامل کر لیا ہے۔ جماعت مردان کا میں خصوصیت سے تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔ سارے سفر میں یہی ایک جماعت دیکھی گئی جس میں انجمن کا نظم باقاعدہ پایا گیا۔ اور صدر انجمن کے شائع کردہ قواعد کے مطابق سارا عمل درآمد پایا گیا۔ چنانچہ ایک نہایت عمدہ مہمانخانہ اور ایک کتبخانہ بھی اس چھوٹی سی جماعت نے تیار کر رکھا ہے۔ اور اس کے سارے کام عمدہ اور باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اس جماعت کی روح رواں منشی محمد یوسف صاحب اپیلنویس مردان ہیں مگر دوسرے تمام ممبر بھی علی قدر مراتب ہر طرح سے جماعت کو ترقی دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کارروائی کو دیکھکر طبیعت بہت خوش ہوتی ہے۔ ہر روز درس قرآن شریف میں جمع ہوتے ہیں۔ اور در حقیقت یہی بڑی برکات کا سرچشمہ ہے۔ انجمن پیشاور کا انتظام بھی عمدہ ہے اور ماہواری چندوں کی وصولی باقاعدہ ہوتی ہے۔ اس جگہ جناب مولوی غلام حسین صاحب درس قرآن دیتے ہیں۔ اگر ہر جگہ یہ انتظام کیا جاوے تو جماعت کی بڑی ترقی کا موجب ہوگا +

جہلم میں بھی بعض پرجوش احباب انجمن کے انتظام کو باقاعدہ بنانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اس جماعت میں کم چندہ وصول ہونے کی وجہ بعض احباب کی غیر حاضری ہے۔ سارے دورہ کی اجمالی کیفیت میرے ان معزز مکرم احباب کے جن کے ہمرکاب میں تھا۔ دلوں پر یہ تھی کہ احمدی جماعت کا اخلاص جو ان کو اس سلسلہ کے ساتھ ہے اور ان کی کوشش خدا کے راہ میں ہماری امیدوں سے بڑھکر پائی گئی۔ خدا تعالےٰ اس اخلاص اور ان کوششوں میں اور بھی ترقی دے۔ ڈیپوٹیشن کے جانے کا اثر نہ صرف یہی ہوا کہ فراہمی چندہ میں بڑی بھاری کامیابی ہوئی۔ بلکہ ہر جماعت میں ایک نئی تحریک پیدا ہوئی۔ اور خصوصاً جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریروں سے جو ڈیپوٹیشن کی روح رواں تھے احباب بہت محظوظ ہوئے۔ اور دوسرے لوگوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہا تو بہت سی برکات کا موجب ہوگا۔ میں خصوصیت سے ان احباب کے لئے دل سے دعا کرتا ہوں۔ جنہوں نے وفد کے استقبال کے لئے ہر طرح کی تکالیف کو خوشی سے اپنے اوپر لیا۔

خاکسار محمد علی۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری جواب دیں۔

کہ مرقع قادیانی کے انعامی مضامین کے جوابات ہو جانے پر مجیب کو جس رقم کے دینے کا اعلان کیا تھا۔ مکمل جوابات کے شائع ہو جانے کے بعد آپ نے اب تک وہ موعودہ انعامی رقم کیوں نہیں بھیجی۔ بواپسی جواب سے مطلع فرماویں

آپ کا

وہی قرضخواہ از قادیان

نکاح۔

آج واقع ۲۶؍ مارچ ۱۹۰۸ء کو چوہدری حاکم علی صاحب کے لڑکے غلام مصطفےٰ کا نکاح بابو غلام حسن صاحب ساکن لوہیری والا متصل وزیر آباد حال سٹیشن ماسٹر بہاول پور کی لڑکی مسمات زینت بی بی سے مبلغ پانصد روپیہ پر حضرت اقدس کے روبرو حضرت حکیم الامت نے پڑھایا۔ اور حضرت اقدس نے اس نکاح کے مبارک اور بارور ہونے کے واسطے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کے واسطے مبارک اور باعث مودت و رحمت بنادے۔ آمین

تازہ ڈائری

۱۰ر مارچ ۱۹۰۸ء - فرمایا - شیعہ کہتے ہین - قرآن مجید مین کچھہ کمی بیشی ہے - اس اعتراض کی زد مین سب سے پہلے وہی آتے ہین - حضرت علی رضٰ اسی لئے خلیفہ نہین ہوئے تہے - کہ معاویہ کے ساتھہ جنگ کرین بلکہ ان کا فرض تہا - کہ قرآن شریف کی حفاظت کرین - جو اصل الاصول دین ہے - پس وہ اپنی خلافت کے زمانے مین اصل قرآن کو شایع کر جاتے - کیا جب قرآن مجید کی اشاعت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہزارون مخالف و موافق لوگون مین ہوتی رہی ہو - اس مین کچھہ تغیر ممکن تہا - یہ کیسی لغو بات ہے - پہر ہم پوچہتے ہین - کہ انہی خلفاء کے پیچھے حضرت علیؓ نمازین پڑہتے رہے اگر ان کے غاصب ظالم ہونے کا یقین تہا تو ایسا کیون کیا - دیکہو ہمارے مرید ہین وہ دوسرون کے پیچھے نماز نہ پڑہین گے - تو کیا حضرت علیؓ ان سے بہی ایمانی حالت مین کمزور تہے جو تقیہ کرتے رہے خدا تعالٰے فرماتا ہے کہ اللہ کی زمین وسیع ہے ایسی بات ہو تو ہجرت کر جاؤ - آپ نے یہی نہ کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ خلفاء ثلاثہ کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے تہے -

فرمایا - شر الفقراء من هو علی باب الامراء یہ لوگ (اولیاء - انبیاء) اللہ تعالٰے سے بہتری پاتے ہین پس انہین امراء کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے ہان امراء ان کے بہت کچھہ محتاج ہین -

فرمایا - لوگ دین حق اختیار کر کے داعی الی اللہ پر احسان رکہتے ہین اللہ تعالٰے نے کہا یہ تو میرا احسان ہے کہ تمہین ہلاکت سے بچا لیا - تم بجائے احسان نمائی کے ہمی کا شکریہ ادا کرو - (بدر)

کیمیا

فرمایا کہ بہت سے لوگ کیمیا کی فکر مین لگے رہتے ہین اور عمر کو ضایع کرتے ہین - اور بجائے اس کے کہ کچھہ حاصل کرین جو کچھہ پاس ہوتا ہے اسکو بہی کہو دیتے ہین ایک شخص بٹالہ کا رہنے والا تہا - جو کہ کسی قدر غربت سے گذارہ کرتا تہا - اور اس نے جو مکان رہایش کے لئے بنایا تہا اس کے باہر کی ایک ایک اینٹ تو پکی تہی - اور باقی اندر سے کچا تہا - ایک دن اُسے ایک فقیر ملا جو بہت وظیفہ پڑہتا رہتا تہا - اور ظاہرا نہایت نیک معلوم ہوتا تہا بوجہ اس کے ظاہری ورد وظایف کے وہ سادہ لوح آدمی اس کے ساتھہ بہت بیٹھتا - اور تعلق رکہتا تہا - کچھہ مدت کے بعد اس فقیر نے بڑی سنجیدگی سے اس آدمی سے پوچھا کہ تم نے یہ مکان اس طرح پر کیون بنایا ہے کیون نہین سارا پختہ بنا لیتے اس نے جواب دیا - کہ روپیہ نہین غریب ہون اس پر فقیر نے کہا روپیہ کی کیا بات ہے اور اتنا کہکر خاموش ہو گیا - اس ذو معنی جواب پر اس شخص کو کچھہ خیال پیدا ہوا - اور اس نے اس سے پوچھا کہ کیا تم کچھہ کیمیا جانتے ہو - اس نے کہا کہ ہان اوستاد صاحب جانتے تہے اور بہت اصرار کے بعد مان لیا کہ مجہکو بہی آتا ہے پر مین کسی کو بتاتا نہین - چونکہ تم بہت پیچھے پڑے ہو اس لئے کچھہ تم کو بتا دیتا ہون - اور یہ کہکر اسکو گہر کا زیور اکٹھا کرنے کی ترغیب دی اور کچھہ مدت تک باہر میدان مین جا کر وظیفہ پڑہتا رہا ایک زیور لیکر ہنڈیا مین رکہنے لگا - مگر کسی طرح اس زیور کو تو چرا لیا - اور اس کی جگہ اینٹین اور روڑے بہر دیئے اور خود وظیفہ کے بہانے باہر چلا گیا اور جاتے وقت کہہ گیا کہ اس ہنڈیا کو بہت سے اُپلون مین رکہہ کر آگ دو - مگر دیکہنا کچا نہ اُتارنا بلکہ جب تک مین نہ آؤن اسے ہاتہہ نہ لگانا - اس لئے اس کے کہنے مطابق اُس ہنڈیا کو خوب آگ دی اور - - - - - - - - اس قدر دہوان ہوا کہ ہمسائے اکٹہے ہو گئے اور دروازہ کہلوا کر اندر گئے اور جب اس سے پوچہنے پر معلوم کیا - کہ کیمیا بن رہا ہے - تو انہین نے اس شخص کو سمجہایا کہ وہ تجہی لوٹ کر لے گیا اور جب ہنڈیا کہولی تو اس مین سے روڑے نکلے - چنانچہ وہ شخص جب کسی کام کے لئے گوجرانوالہ گیا تو اسی وہان معلوم ہوا - کہ وہی شخص کسی اور کو دہوکا دے گیا ہے اور وہان آگ جل رہی ہے پس اس نے ان کو بہی سمجہا دیا کہ وہ مجہکو بہی لوٹ کر لے گیا ہے اور وہان بہی ہنڈیا کہولنی پر اینٹ پتہر ہی نکلے - اسی طرح قادیان کے پاس ایک گاؤن ہے وہان ایک کیمیا گر آیا - اور مسجد مین ٹہیرا - مسجد والے سے پوچھا کہ یہ مسجد ٹوٹی ہوئی ہے اسکو بناتے کیون نہین - اس نے کہا کہ ہمارے آباو اجداد کے زمانے مین یہ مسجد بنی تہی اب ہم غریب ہین اس قدر روپیہ نہین - اس نے کہا کہ نہین روپیہ کا کیا ہے بندوبست ہو جائیگا - اور پوچہے جانے پر جواب دیا کہ مین چاندی بنا سکتا ہون چنانچہ اس شخص نے پچیس روپے دیئے اور وہ کیمیا گر اس کو لیکر بٹالہ آیا اور وہان پہنچ کر اسکو صاف کی ہوئی قلعی دیدی وہ شخص بے چارہ سادہ لوح تہا فرق نہ کر سکا اور اپنے گاؤن مین آکر سنار کو دکہلائی تو معلوم ہوا کہ بالکل بے قیمت ہے اسی طرح ایک ڈپٹی صاحب تہے جن کو مدت سے کیمیا کا شوق تہا اور اس مین بہت روپیہ ضایع کر چکے تہے ایک دن ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا کہ مین کیمیا بنانی جانتا ہون مگر سامان وغیرہ کے لئے پانسو روپیہ درکار ہے وہ ڈپٹی صاحب نے فوراً دلوا دیا - روپیہ لیکر وہ شخص ایک پاس کی دکان مین بیٹھہ گیا اور ڈپٹی صاحب کو کہلا بہیجا کہ روپیہ تو مین لے چکا اب جو مرضی ہو کرو مین نہین دیتا - لینا ہے تو عدالت مین نالش کرو - ڈپٹی صاحب اب ایسے بوڑہاپے مین نالش کسطرح کرتے اور کرتے - - - تو اپنی بے عزتی ہوتی چپ ہو رہے - غرض یہ سب بیہودہ ہے -

(کیمیا کی مرض پہلے زمانہ میں تو عام طور پر تہی اور ہنود اسمیں مدت سے پہنسے ہوئے تہے مگر افسوس بعض تعلیم یافتہ لوگ بہی ابتک اس کے دلدادہ ہیں اسلام اس کو بالکل ناجایز قرار دیتا ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رزق کریم متقی کو ضرور ملتا ہے اور وہ رزق جس سے فایدہ پہنچے کریم ہی ہوتا ہے ورنہ بہت سے ایسے مال ہوتے ہیں جو ناجایز طریقوں سے کمائے جاتے ہیں اور ناجایز باتوں میں اور فضول رسومات میں اٹھہ جاتے ہیں حالانکہ محنت اور نیکی سے کمایا ہوا روپیہ اپنے اصل موقعہ پر خرچ ہوتا ہے جیسا کہ ان دو بہائیوں کے قصّہ سے ظاہر ہے کہ خدا تعالٰے نے ابوهما صالحا کی وجہہ سے دو نبیون کو اس بات کا مامور کیا کہ اس روپیہ کی حفاظت کے لئے جو کہ نیکی اور تقوی سے کمایا ہوا تہا - ایک دیوار بنائین - خدا تعالٰے نے فرمایا ہے کہ فی السماء رزقکم وما توعدون ط فورب السماء والارض انه لحق مثل ما انکم تنطقون ط یعنی ہر ایک انسان کو خدا تعالٰے اپنے پاس سے رزق دیتا ہے حضرت داؤد کہتے ہین - کہ مین بچہ تہا اور بوڑہا ہو گیا ہون - مگر آج تک مین نے کسی صالح کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے نہین دیکہا اسیطرح توریت مین ہے کہ نیک بخت انسان کا اثر اسکی سات پشت تک جاتا ہے پہر قرآن مجید مین بہی ہے کہ کان ابوهما صالحا - یعنی ان کا باپ صالح تہا - اس لئے خدا تعالٰے نے ان کا خزانہ محفوظ رکہا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکے کچھہ ایسے نیک نہ تہے - باپ کی نیکی کی وجہ سے بچائے گئے - پس انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیا گر سے بہت بہتر ہے - اس کیمیا گری مین تو روپیہ ضایع ہوتا ہے مگر اس کیمیا گری مین دین بہی اور دنیا بہی دونو سدہر جاتے ہین - افسوس ہے ان لوگون پر جو ساری عمر یون ہی فضول ضایع کر دیتے ہین - اور کیمیا کی تلاش مین ہی مر جاتے ہین - حالانکہ اس کوچہ مین سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان اور کچھہ نہین اور ایسا شخص سبکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مستحق ٹہرتا ہے اصل کیمیا تقوٰے ہے جس نے اسکو حاصل کر لیا اس نے سب کچھہ حاصل کر لیا اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضایع کی - اگر کیمیا واقعی ہو بہی تو بہی اُس

سکے پیچھے عمر کہونیوالا کبھی متقی اور پرہیزگار نہین ہوسکتا ۔ جس کو رات دن دنیا کی محبت لگی رہیگی ۔ وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل مین کس طرح جگہ دیگا

کفارہ

کفارہ کی نسبت فرمایا کہ عیسائی کفارہ پر اس قدر زور دیتے ہین حالانکہ یہ بالکل لغو بات ہے ان کے اعتقاد کے موافق مسیح کی انسانیت قربان ہوگئی ۔ مگر صفت خدائی زندہ رہی اب اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وہ جو دنیا کے لئے فدا ہوا ۔ وہ تو ایک انسان تھا خدا نہ تھا ۔ حالانکہ کفارہ کے لئے بموجب انہی کے اعتقاد کے خدا کو قربان ہونا ضروری تھا ۔ مگر ایسا نہین ہوا بلکہ ایک انسانی جسم فدا ہوا اور خدا زندہ رہا اور اگر خدا فدا ہوا ۔ تو اس پر موت آئی اصل مین اس کفارہ کی وجہ سے ہی دنیا مین گناہونکی کثرت ہو رہی ہے مگر جب عیسائیون کو کہا جاتا ہے کہ کفارہ نے دنیا مین گناہ پھیلایا ہے تو وہ جواب دیتے ہین کہ کفارہ صرف نجات کے لئے ہے ورنہ جب تک انسان پاک نہ ہو اور گناہون سے پرہیز کرتا ہو کفارہ کچھ نہین ۔ مگر جب انہی لوگون کیطرف دیکھا جاتا ہے جو اس قول کے کہنے والے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ طرح طرح کے گناہون مین مبتلا ہین ایک دفعہ ایک پادری کسی گنہ کی وجہ سے پکڑا گیا ہے ۔ تو اس نے جواب دیا کہ کفارہ ہو چکا ہے اب کوئی گنہ نہین اگر کفارہ گنہ کرنے سے نہین بچاتا تو اس کا کیا فائدہ چنانچہ اس کا جواب عیسائی کچھ نہین دے سکتا ۔

نظم

یہ نظم چوہدری عبداللہ خانصاحب امیدوار ذیلدار بہلول پور ضلع لائلپور نے ۲۲ر مارچ ۱۹۰۸ء کو قبل ظہر حضرت مسیح موعودؑ کے حضور پڑہی +

آیا تیرے وار سے طالب تری دعا کا ۔
طالب تری دعا کا راہی رہے ہُدا کا ۔
تو ہے امام برحق مہدی مسیح تو ہی ہے ۔
بعض انبیاء سے بہتر خاتم ہے اولیا کا ۔
محبوب مصطفٰے ہے مطلوب کبریا ہے ۔
مقصود دوجہان ہے مہدی رہِ ہُدا کا ۔
چودہ صدی سے جسکی تہی ہم کو انتظاری ۔
اُترا ہے قادیان مین نائب یہ مصطفٰے کا ۔
شاہد نشان سارے روشن ہین جون ستارے ۔
پورے ہوئے ہین سارے فرمان جو تہا خدا کا ۔
شمس و قمر کو دیکھو کیسا نشان ہے بہاری
بروقت پورا ہونا فرمان مصطفٰے کا ۔
گاڑی کو دیکھ چلتی آتی ہے یاد قدرت
چودہ صدی کا وعدہ پورا ہوا خدا کا
ہر بات پر ہے حجت منکر ہے ہر نشان کا
اللہ رے ضد تری یہ دشمن ہے تو حیا کا
کر غور کچھ تو منکر سنت پیشینیان پر
پہر دیکھ آکے چہرہ محبوب کبریا کا
مہدی تری دعا سے ملتے ہین دین و دنیا
آیا ترے دوار سے طالب تری دعا کا

خبرون کا گلدستہ

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے

مرزا رحیم بیگ صاحب دیرہ مرسالہ سے اطلاع دیتے ہین ۔ کہ آج دس مارچ ۱۹۰۸ء قریباً ۱۱ بجے رات کے شدید زلزلہ ہوا ۔ جو ۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد کے تمام زلزلون سے شدید تھا نقصان کچھ نہین ہوا ۔ خداوند کریم کا فضل رہا ۔ پہر قریباً چار بجے صبح کے دوبارہ زلزلہ ہوا اور پہر صبح ۸ بجے کے قریب تیسری دفعہ زلزلہ آیا ۔ اس سے پہلے بھی تین دفعہ زلزلہ ہو چکا تھا ۔ گویا ماہ مارچ مین ۱۰ر تاریخ تک ۶ر زلزلہ ہو چکے ہین ۔

اور برادرم عادل شاہ صاحب ترنگ زئی سے تحریر فرماتے ہین ۔ آج بہ رات کو شب جمعہ ۱۳ر ماہ حال کو ایک سخت جھٹکا زلزلے کا محسوس ہوا ۔ جو نہایت زور سے تھا اللہ تعالےٰ رحم کرے ۔ یہ ہے ہماری شامت اعمال و مسیح موعود کی صداقت ۔

اور سول اینڈ ملٹری آرگن رقمطراز ہے ۔ ۵-۶ر مارچ کی درمیانی شب کے ۹ سے ۵ بجے تک شارع بلوچستان مین زلزلہ کے ۱۳ر جھٹکے محسوس ہوئے بازار کے بہت سے مکانات گر پڑے اور ریلوے عمارات کو مزید صدمہ پہنچا جھٹکے درگئی اور خوست مین بھی محسوس ہوئے ہین اور آر یہ گزٹ مین مسطور ہے ۔ ۳ر ماہ حال کو درگئی اور خوست ملک بلوچستان مین ۹ بجے بڑا سخت بھونچال آیا کئی مکانات اور عالی شان عمارتین گر کر مسمار ہو گئین اور ریلوے اسٹیشن پر بھی بہت نقصان ہوا ۔

ربنا فلا تجعلنا فی القوم الظالمین (ایڈیٹر)

ڈوئیل :- روسی جنرل فوک اور جنرل سمرنان کے درمیان پورٹ آرتر کی حوالگی کے متعلق جھگڑے کی بنا پر ڈوئیل لڑائی ہوئی جنرل سمرنان سخت زخمی ہوا ۔

ہیضہ و چیچک :- ساحل ملابار پر ہیضہ و چیچک کا بڑا زور ہے ۔ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق ہفتہ مختتمہ پنج شنبہ گذشتہ مین ۱۹۹ اموتین ہیضہ اور ۱۹ چیچک سے ہوئین طاعون کی مہلک وارداتین بھی ہو رہی ہین ۔ اور گورنمنٹ مدراس نے کالی کٹ کے لئے ایک خاص افسر حفظان صحت مقرر کیا ہے ۔

بچہ کشی :- بمبئی مین پان بائی نامی ایک ہندو بیوہ اپنے بچہ کو مار ڈالنے کے جرم مین ماخوذ ہے ۔

جعلی ٹکٹ :- بمبئی ہائیکورٹ سے ایک شخص ہنی لال نامی کو ریلوے کے جعلی ٹکٹ بنانے کے جرم مین دو سال قید سخت اور ۵۰۰ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ۔

روسی جنرلون کی ڈوئیل :- جنرل فاک اور سمرنان کے درمیان جو ڈوئیل ہوئی تھی ۔ وہ ایک معلٰے درجہ کا جوانمردانہ کام سمجھا جاتا ہے ۔ ڈوئیل ہارس گارڈ رائیڈنگ اسکول مین لڑی گئی تھی کئی لیڈیان موجود تہین ۔ سمرنان کی دوسری گولی فاک کے کوٹ کے پاس سے گذر گئی ۔ اور فاک کی سمرنان کے پیٹ مین گھس گئی ۔ اور خوف ہے ۔ کہ زخم مہلک ثابت ہوگا ۔

تصادم :- ڈائمنڈ ہاربر مین یک شنبہ کو دو اسٹیمرز لاک ٹے اور لائینگ کے مابین تصادم ہوا ۔ اور اسٹیمر لاک ٹے کو نقصان پہنچا ۔ مگر ناقابل دونون مین سے کوئی نہین ہوا

آتشزدگی :- ۶ر مارچ کی صبح کو پہنا نار برہما مین سخت آتشزدگی ہوئی جس سے ۱۰ عمارتین جل گئین ۔ محکمہ جنگلات دفتر بال بال بچا ۔

آتشزدگی :- ۱۷ر مارچ کی شب کو راولپنڈی مین جنگل کے اندر آگ لگ کر کئی میل تک پہیل گئی ۔ رات بھر شعلے بھڑکتے رہے اور دوسرے دن آسمان پر سیاہ دہوان اُٹھتا ہوا نظر آیا ۔ ایک ماہ کے عرصہ مین اس نواح مین تین بار آگ لگ چکی ہے ۔ ہوا کی تیزی کی وجہ سے آگ نے اور زیادہ زور پکڑا تھا ۔ (پیسہ)

اشد ضروری اطلاع

اگر کوئی پرچہ کسی صاحب کو نہ ملے ۔ تو ان کو ضروری کہ وہ تاریخ اشاعت سے زیادہ سے زیادہ پندرہ دن کے اندر طلب فرماوین ۔ ورنہ دفتر ان کے لئے پرچہ دینے کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا ۔ اسی واسطے اطلاع جلی قلم سے شایع کی جاتی ہے ۔

منیجر ۔

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چہپکر شایع ہوا ۔